اوّل ایڈیشن: ماہِ ذوالقعدہ 1444ھ/جون 2023

قبرستان میں دعا کرتے وقت قبلہ رخ ہونے اور ہاتھ اُٹھانے کے حکم پر مشتمل رسالہ

قبرستان میں دعا کرنے کے احکام

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

پیش لفظ

زیرِ نظر رسالہ ’’سلسلہ اصلاحِ اَغلاط‘‘ کے تحت تحریر کیے جانے والے قبرستان میں دعا کرنے سے متعلق بعض مضامین کا مجموعہ ہے۔

حضرات اہلِ علم سے درخواست ہے کہ اس تحریر میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں، بندہ ممنون رہے گا۔ جزاکم اللہ خیرًا

اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرما کر بندہ کے لیے، بندہ کے والدین، اہل وعیال، خاندان، اساتذہ کرام، حضرات اکابر، احباب اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے صدقہ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔

بندہ مبین الرحمٰن
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
ماہِ ذوالقعدہ 1444ھ/ جون 2023
03362579499

قبرستان میں دعا کرتے وقت قبلہ رُخ ہونے کا حکم

1۔ قبرستان جاکر مرحومین کے لیے دُعائے مغفرت کرنا یا میت کو دفن کرنے کے بعد اُس کے لیے دعائے مغفرت کرنا احادیث سے ثابت ہے۔

2۔ قبرستان میں دعائے مغفرت کرتے وقت قبر کی طرف رُخ کرنا بھی جائز ہے، اور قبلہ رُخ ہونا بھی جائز ہے کیوں کہ روایات سے دونوں طرح کے طریقوں کی تائید ہوتی ہے۔ پھر بعض حضرات نے دعائے مغفرت کرتے وقت قبر کی طرف رخ کرنے کو افضل قرار دیا ہے کیوں کہ روایات سے اس کا ثبوت ملتا ہے، جبکہ بعض دیگر حضرات نے قبلہ رُخ ہونے کو افضل قرار دیا ہے کیوں کہ ایک تو عام حالات میں بھی دعا کے لیے قبلہ رخ ہونا مستحب ہے۔ دوم یہ کہ بعض روایات سے بھی دعائے مغفرت کے وقت قبلہ رخ ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

ذیل میں اس حوالے سے چند روایات ذکر کی جاتی ہیں تاکہ زیرِ بحث مسئلہ بخوبی واضح ہوسکے۔ ملاحظہ فرمائیں:

1۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ میت کو دفن کرنے سے فارغ ہوجاتے تو قبر کے پاس ٹھہر کر یہ فرماتے کہ: ”اپنے اس بھائی کے لیے مغفرت مانگو اور اس کے لیے (قبر کے سوالات کے وقت) ثابت قدمی کی دعا کرو، کیوں کہ ابھی اس سے سوالات ہوں گے۔“

- سنن أبي داود:

٣٢٢٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَحِيرٍ عَنْ هَانِئٍ مَوْلَى عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ التَّثْبِيتَ فَإِنَّهُ الآنَ يُسْأَلُ».

(باب الاِسْتِغْفَارِ عِنْدَ الْقَبْرِ لِلْمَيِّتِ فِي وَقْتِ الاِنْصِرَافِ)

اس حدیث میں میت کو دفن کرنے کے بعد اس کے لیے مغفرت اور ثابت قدمی کی دعا کی ترغیب دی گئی ہے، لیکن اس میں قبلہ رخ ہونے کا ذکر نہیں، البتہ قرائن سے قبر کی طرف رخ ہونا ہی معلوم ہوتا ہے، اس

لیے یہ روایت بھی دعائے مغفرت کے وقت قبر کی طرف رخ کرنے کو ثابت کرتی ہے۔

- مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح:

١٣٣- (وَعَنْهُ) أَيْ عَنْ عُثْمَانَ (قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ) مَعْلُومٌ، وَقِيلَ: مَجْهُولٌ (مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ) الْمُرَادُ مِنْهُ الْجِنْسُ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ النَّكِرَةِ (وَقَفَ عَلَيْهِ) أَيْ عَلَى رَأْسِ الْقَبْرِ (فَقَالَ:) أَيْ: لِأَصْحَابِهِ (اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ) ..... (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَقَالَ مِيرَكُ شَاهْ: بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

(بَابُ إِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ)

2۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ مدینہ کے قبروں سے گزرے تو اُن کی طرف رخ کر کے فرمایا کہ: ”اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے جانے والے ہو اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔“

- سنن الترمذي:

١٠٥٣- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ أَبِي كُدَيْنَةَ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقُبُورِ المَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ القُبُورِ، يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا، وَنَحْنُ بِالأَثَرِ».

وَفِي البَاب عَنْ بُرَيْدَةَ، وَعَائِشَةَ. (بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ المَقَابِرَ)

اس حدیث سے قبرستان میں دعائے مغفرت کرتے وقت قبروں کی طرف رخ کرنے کا ثبوت ملتا ہے، بلکہ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی بنا پر دعائے مغفرت کرتے وقت قبر کی طرف رخ کرنے کو مستحب قرار دیا ہے اور اسی پر امت کا تعامل بھی ذکر فرمایا ہے۔ دیکھیے:

- مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح:

١٧٦٥- (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُورٍ بِالْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ) أَيْ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ، وَفِيهِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْمُسْتَحَبَّ فِي حَالِ السَّلَامِ عَلَى الْمَيِّتِ أَنْ يَكُونَ وَجْهُهُ لِوَجْهِ الْمَيِّتِ، وَأَنْ يَسْتَمِرَّ كَذَلِكَ فِي الدُّعَاءِ أَيْضًا، وَعَلَيْهِ عَمَلُ عَامَّةِ الْمُسْلِمِينَ، خِلَافًا لِمَا قَالَهُ ابْنُ حَجَرٍ مِنْ أَنَّ

السُّنَّةَ عِنْدَنَا أَنَّهُ حَالَةَ الدُّعَاءِ يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ، كَمَا عُلِمَ مِنْ أَحَادِيثَ أُخَرَ فِي مُطْلَقِ الدُّعَاءِ، اهـ. وَفِيهِ أَنَّ كَثِيرًا مِنْ مَوَاضِعِ الدُّعَاءِ وَقَعَ اسْتِقْبَالُهُ ﷺ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ مِنْهَا مَا نَحْنُ فِيهِ، وَمِنْهَا حَالَةُ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ، وَدُخُولُ الْمَسْجِدِ، وَخُرُوجُهُ، وَحَالُ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَأَمْثَالُ ذَلِكَ، فَيَتَعَيَّنُ أَنْ يَقْتَصِرَ الِاسْتِقْبَالُ وَعَدَمُهُ عَلَى الْمَوْرِدِ إِنْ وُجِدَ، وَإِلَّا فَخَيْرُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ كَمَا وَرَدَ بِهِ الْخَبَرُ، وَأَمَّا مَا فَعَلَهُ بَعْضُ السَّلَفِ بَعْدَ الزِّيَارَةِ النَّبَوِيَّةِ مِنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِلْأَدْعِيَةِ فَهُوَ أَمْرٌ زَائِدٌ لَا مَسْطُورَ فِيهِ لِلْأَئِمَّةِ (بِوَجْهِهِ) قَالَ الْمُظْهِرُ: وَاعْلَمْ أَنَّ زِيَارَةَ الْمَيِّتِ كَزِيَارَتِهِ فِي حَالِ حَيَاتِهِ، يَسْتَقْبِلُهُ بِوَجْهِهِ، فَإِنْ كَانَ فِي الْحَيَاةِ إِذَا زَارَهُ يَجْلِسُ مِنْهُ عَلَى الْبُعْدِ لِكَوْنِهِ عَظِيمَ الْقَدْرِ فَكَذَلِكَ فِي زِيَارَاتِهِ يَقِفُ، أَوْ يَجْلِسُ عَلَى الْبُعْدِ مِنْهُ، وَإِنْ كَانَ يَجْلِسُ مِنْهُ عَلَى الْقُرْبِ فِي حَيَاتِهِ كَذَلِكَ يَجْلِسُ بِقُرْبِهِ إِذَا زَارَهُ اهـ. (كِتَابُ الْجَنَائِزِ: بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ)

3۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ حضرت عبد اللہ ذو البجادین رضی اللہ عنہ کو دفن کرنے سے فارغ ہوئے تو قبلہ رُخ ہو کر ہاتھ اُٹھا کر اُن کے لیے دعا فرمائی۔

- معرفة الصحابة لأبي نعيم:

٤١٠٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ الْأَبَحّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ شَاذَانُ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: وَاللهِ لَكَأَنِّي أَرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَهُوَ فِي قَبْرِ عَبْدِ اللهِ ذِي الْبِجَادَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَقُولُ: «أَدْنِيَا مِنِّي أَخَاكُمَا»، فَأَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ حَتَّى أَسْنَدَهُ فِي لَحْدِهِ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَوَلَّاهُمَا الْعَمَلَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دَفْنِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ رَافِعًا يَدَيْهِ يَقُولُ: «اللهُمَّ إِنِّي أَمْسَيْتُ عَنْهُ رَاضِيًا فَارْضَ عَنْهُ»، وَكَانَ ذَلِكَ لَيْلًا فَوَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَلَوَدِدْتُ أَنِّي مَكَانَهُ، وَلَقَدْ أَسْلَمْتُ قَبْلَهُ بِخَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً.

(بَابُ الذَّالِ مِنْ بَابِ الْعَيْنِ: عَبْدُ اللهِ ذُو الْبِجَادَيْنِ الْمُزَنِيُّ)

اس حدیث سے میت کو دفن کرنے کے بعد اس کے لیے دعا کرتے وقت قبلہ رخ ہونے اور اس میں

ہاتھ اُٹھانے کا ثبوت ملتا ہے۔

خلاصہ:

1۔احادیث مبارکہ اور فقہی عبارات سے یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ قبرستان میں مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کرتے وقت قبر کی طرف رخ کرنا بھی درست ہے اور قبلہ رخ ہونا بھی درست ہے، ان میں سے کسی بھی طریقے کو غلط یا ناجائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ البتہ جس جگہ قبروں سے مانگنے اور اس طرح کے شرکیہ عقائد کا رواج ہو یا قبر کی طرف رخ کرکے دعا مانگنے سے فتنہ پیدا ہونے اور لوگوں کے عقائد بگڑنے کا اندیشہ ہو تو وہاں قبلہ رُخ ہوکر دعا مانگنا ہی مناسب اور بہتر ہے تاکہ فتنوں سے بچا جاسکے۔

2۔واضح رہے کہ بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اگر قبرستان میں ہاتھ اُٹھا کر دعا کی جائے تو ایسی صورت میں قبلہ رُخ ہونا مناسب ہے، البتہ اگر بغیر ہاتھ اُٹھائے دعا کی جائے تو ایسی صورت میں قبر کی طرف رُخ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اس رائے کے مطابق مذکورہ احادیث میں بھی تطبیق ہوجاتی ہے اور اس میں شرک جیسی برائیوں اور ان کے فتنوں سے بھی بچا جاسکتا ہے۔ دیکھیے: فتاویٰ محمودیہ، فتاویٰ دار العلوم زکریا۔

وضاحت: جہاں تک حضور اقدس سرورِ کائنات حبیبِ خدا ﷺ کے روضہ مبارکہ کے پاس درود وسلام عرض کرنے کے مسئلے کا تعلق ہے تو اس کی تفصیل کسی اور تحریر میں ذکر کی جائے گی ان شاءاللہ۔

فقہی عبارات

- حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح:

قوله: (والسنة زيارتها قائما) قال في «شرح المشكاة»: ينبغي أن يدنو من القبر قائما أو قاعدا بحسب ما كان يصنع لزواره في حياته ا هـ. وكذا ذكره غيره، وفي «القهستاني»: ويقوم بحذاءه وجهه قربا وبعدا مثل ما في الحياة. قال في «الإحياء»: والمستحب في زيارة القبور أن يقف مستدبر القبلة مستقبلا وجه الميت وأن يسلم ولا يمسح القبر ولا يقبله ولا يمسه فإن ذلك

من عادة النصارى، كذا في «شرح الشرعة». قال في «شرح المشكاة» بعد كلام: وحديث ما نصه فيه دلالة على أن المستحب في حال السلام على الميت أن يكون لوجهه وأن يستمر كذلك في الدعاء أيضا وعليه عمل عامة المسلمين خلافا لما قاله ابن حجر.

(فصل في زيارة القبور)

- الفتاوى الهندية:

فإذا بَلَغَ الْمَقْبَرَةَ يَخْلَعُ نَعْلَيْهِ ثُمَّ يَقِفُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلًا لِوَجْهِ الْمَيِّتِ وَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يا أَهْلَ الْقُبُورِ وَيَغْفِرُ اللهُ لنا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ لنا سَلَفٌ وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ. كَذَا في «الْغَرَائِبِ». وإذا أَرَادَ الدُّعَاءَ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، كَذَا في «خِزَانَةِ الْفَتَاوَى».

(الْبَابُ السَّادِسَ عَشَرَ في زِيَارَةِ الْقُبُورِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ في الْمَقَابِرِ)

- حلبي صغير:

ويدعو قائما مستقبل القبلة وقيل: يستقبل وجه الميت، وهو قول الشافعي رحمه الله تعالى.

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
25 محرم 1444ھ/24 اگست 2022

قبرستان میں دُعا کرتے وقت ہاتھ اُٹھانے کا حکم

1۔ قبرستان میں مرحومین کے لیے دُعائے مغفرت کرتے وقت یا میت کو دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس اُس کے لیے دُعائے مغفرت کرتے وقت ہاتھوں کو اُٹھانا نہ تو واجب ہے اور نہ ہی ناجائز ہے، بلکہ بغیر ہاتھ اُٹھائے بھی دُعا مانگنا جائز ہے، اور ہاتھ اُٹھا کر بھی دعا مانگنا جائز ہے، اس لیے ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے کو ناجائز سمجھنا بھی درست نہیں اور ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے کو ضروری قرار دینا بھی درست نہیں۔ بعض حضرات قبرستان میں دُعائے مغفرت کرتے وقت ہاتھ اُٹھانے کو ناجائز سمجھتے ہیں تو یہ بات درست نہیں کیوں کہ پہلی بات یہ ہے کہ قبرستان میں دعائے مغفرت کرنا احادیث سے ثابت ہے اور دعا میں ہاتھ اُٹھانا دعا کے آداب میں سے ہے، اس لیے قبرستان میں دعائے مغفرت کے وقت ہاتھ اُٹھانا درست ہے۔ (امداد الفتاویٰ، فتاویٰ حقانیہ) دوسری بات یہ ہے کہ بعض احادیث سے قبرستان میں دُعائے مغفرت کرتے وقت یا میت کو دفن کرنے کے بعد اُس کے لیے دُعائے مغفرت کرتے وقت ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا بھی ثابت ہے۔ اس لیے قبرستان میں مرحومین کے لیے یا میت کو دفن کرنے کے بعد اُس کے لیے دعائے مغفرت کرتے وقت ہاتھ اُٹھانا فی نفسہٖ جائز اور ثابت ہے۔

2۔ زیرِ بحث مسئلہ میں یہ نکتہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ جہاں قبروں سے مانگنے اور اس جیسے دیگر شرکیہ عقائد واعمال کا رواج ہو وہاں اگر ہاتھ اٹھائے بغیر دُعائے مغفرت کی جائے تو زیادہ بہتر ہے تا کہ ان خرافات کی تائید بھی نہ ہو اور ان کی اصلاح بھی ہو سکے۔ اس تناظر میں بعض حضرات کی رائے یہ بھی ہے کہ اگر قبرستان میں قبلہ رُخ دعا کی جائے تو ایسی صورت میں ہاتھ اُٹھا کر دعا کر لی جائے، البتہ اگر قبر کی طرف رُخ کر کے دعا کی جائے تو ایسی صورت میں بغیر ہاتھ اُٹھائے دعا کر لی جائے تا کہ شرکیہ عقائد کی تائید اور اس کے فتنوں سے بچا جا سکے۔

(کفایت المفتی، احسن الفتاویٰ، فتاویٰ محمودیہ)

- العرف الشذي شرح سنن الترمذي:

ورفع اليدين عند الدعاء على القبر جائز كما في «جزء رفع اليدين للبخاري» و«صحيح

مسلم»: «أنه دخل جنة البقيع ودعا رافعًا يديه». (باب ما جاء في زيارة القبور للنساء)

احادیث مبارکه

- سنن أبي داود:

٣٢٢٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَحِيرٍ عَنْ هَانِئٍ مَوْلَى عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ التَّثْبِيتَ فَإِنَّهُ الآنَ يُسْأَلُ».

(باب الاِسْتِغْفَارِ عِنْدَ الْقَبْرِ لِلْمَيِّتِ فِى وَقْتِ الاِنْصِرَافِ)

- مسند البزار:

٤٣٦٨- حَدَّثنا مُحَمد بْنُ بَشَّار بُندَار وَبِشْرُ بْنُ آدم قَالَا: حَدَّثَنَا حرمي بن عمارة قَال: حَدَّثنا شُعْبَةُ عَن عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَن سُلَيمان بْنِ بُرَيدة، عَن أَبيهِ رَضِي اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا مَرَّ عَلَى الْقُبُورِ قَالَ: «السَّلامُ عَلَى دِيَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لاحِقُونَ، غَفَرَ اللهُ الْعَظِيمُ لَنَا وَلَكُمْ ورحمنا وإياكم». (مُسْنَدُ بُرَيدة بْنِ الْحُصَيْبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)

- سنن الترمذي:

١٠٥٣- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ أَبِي كُدَيْنَةَ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقُبُورِ المَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ القُبُورِ، يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا، وَنَحْنُ بِالأَثَرِ».

وَفِي البَاب عَنْ بُرَيْدَةَ، وَعَائِشَةَ. (بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ المَقَابِرَ)

- معرفة الصحابة لأبي نعيم:

٤١٠٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ الْأَبَجِّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ شَاذَانُ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: وَاللهِ لَكَأَنِّي أَرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَهُوَ فِي قَبْرِ عَبْدِ اللهِ ذِي

الْبِجَادَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَقُولُ: «أَدْنِيَا مِنِّي أَخَاكُمَا» ، فَأَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ حَتَّى أَسْنَدَهُ فِي لَحْدِهِ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَوَلَّاهُمَا الْعَمَلَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دَفْنِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ رَافِعًا يَدَيْهِ يَقُولُ: «اللهُمَّ إِنِّي أَمْسَيْتُ عَنْهُ رَاضِيًا فَارْضَ عَنْهُ»، وَكَانَ ذَلِكَ لَيْلًا فَوَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَلَوَدِدْتُ أَنِّي مَكَانَهُ، وَلَقَدْ أَسْلَمْتُ قَبْلَهُ بِخَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً.

(بَابُ الذَّالِ مِنْ بَابِ الْعَيْنِ: عَبْدُ اللهِ ذُو الْبِجَادَيْنِ الْمُزَنِيُّ)

- صحیح مسلم:

٩٧٤- وَحَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ حَجَّاجًا الْأَعْوَرَ -وَاللَّفْظُ لَهُ- قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ -رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي؟ قَالَ: فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ. قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: قَالَتْ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِيَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا عِنْدِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ ..... قَالَتْ: قُلْتُ: كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «قُولِي: السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ». (باب مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْقُبُورِ وَالدُّعَاءِ لِأَهْلِهَا)

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

26 محرم 1444ھ/25 اگست 2022